کاتب چلبی: سترہویں صدی عیسوی کے نابغۂ روزگار عالم

دُرمُش بُلگُر *

[ترکی برادر اسلامی ملک، خلافت عثمانیہ کا سالہا سال مرکز رہا ہے۔ وہاں کی ثقافت، علمی مراکز و شخصیات امت مسلمہ کی مشترکہ میراث ہیں۔ خلافت عثمانیہ کے خاتمے اور رسم الخط میں تبدیلی کے سبب خود اہل ترک اپنے سرمایہ سے بیگانہ ہوگئے۔ عالم اسلام کا حال بھی کچھ اسی طرح کا رہا۔ بالخصوص اردو زبان میں ترکی کی علمی میراث سے واقفیت نہ ہونے کے برابر ہے۔ استنبول یونیورسٹی کے کلیہ ادبیات، شعبہ اردو کے پروفیسر ڈاکٹر درمش بلگر (جو حالیہ طور پر مسند رومی پنجاب یونیورسٹی کے منصب پر فائز ہیں۔) نے اس گمشدہ پہلو کی طرف توجہ کی اور عثمانی دور کے علماء و مشائخ کے تذکرہ پر مشتمل مشاهير ترك کے نام سے مجموعہ ترتیب دے رہے ہیں۔ مجلہ جہات الاسلام کے قارئین کے لیے خصوصی طور پر زیر نظر مضمون شامل کیا جارہا ہے۔ امید ہے کہ یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ یقیناً اردو دان طبقہ، ترک علماء و مشاہیر کے ناموں سے بہرہ مند ہوگا۔ مدیر۔]

کاتب چلبی ایک ایسے ضابطہ پرست رہنما، مؤرّخ، جغرافیہ دان اور کتابیات کے عالم تھے جنہوں نے ایسے دور میں وقت گزارا جب دولتِ عثمانیہ انتہائی پریشانیوں اور تبدیلیوں کے دور سے گزر رہی تھی۔ آپ اپنی تصانیف "كشف الظنون عن أسامي الكتب و الفنون" اور "جہان نما" کی وجہ سے بلند مقام رکھتے ہیں۔ مذکورہ تصانیف بالترتیب کتابیات اور جغرافیائی انسائیکلوپیڈیا کے موضوعات پر مبنی ہیں۔

کاتب چلبی ۱۶۰۹ء میں استنبول میں پیدا ہوئے۔ آپ کا اصل نام مصطفیٰ بن عبد اللہ ہے۔ خلافتِ عثمانیہ کے حکومتی اور سیاسی اہلکاروں کے لیے قائم سکول سے تربیت یافتہ فوجی تھے۔ فوج میں بطورِ کلرک کام کرنے کی وجہ سے لوگوں میں کاتب چلبی کے نام سے مشہور تھے۔ چھ سال کی عمر میں امام عیسیٰ خلیفہ الکریمی سے قرآن پڑھا اور قواعدِ تجوید میں "مقدمۂ جزریہ" اور نماز کی شرائط سیکھ لی تھیں۔ علامہ الیاس سے صرف و نحو پڑھی۔ احمد چلبی سے خطاطی

---

* رومی چیئر برائے ترکی زبان و ثقافت اورینٹل کالج، پنجاب یونیورسٹی، لاہور، پاکستان۔

سیکھی۔ چودہ سال کی عمر میں اپنے والد کے ساتھ شعبۂ مالیات میں ملازمت شروع کر دی (۱۶۲۲ء تا ۱۶۲۳ء)۔ اِس دفتر میں ایک ماہر محاسب سے مالیات کی تفصیل اور خط و کتابت کے قواعد سیکھے۔ کاتب چلبی ۱۶۲۴ء میں ابازہ محمد پاشا کی سرکوبی کے لیے جانے والے لشکر میں شعبۂ مالیات کی دیکھ بھال کے لیے اپنے والد کے ساتھ ترجان کے سفر میں شامل تھے۔ انہوں نے جنگ کا قریب سے مشاہدہ کیا اور "فذلكة" نامی کتاب میں اِس سفر کی تفصیلی کارگزاری لکھی۔ ۱۶۲۶ء موصل کے سفر میں آپ کے والد کی وفات ہو گئی۔ اِس کے بعد کاتب چلبی دیار بکر (Diyarbakır) آ گئے۔ دیار بکر میں کچھ عرصہ قیام کے بعد استنبول واپس آ گئے (۱۶۲۸ء)۔ استنبول پہنچ کر قاضی زادہ رومی کے دروس میں بیٹھنا شروع کر دیا۔ اِسی سال ارزوروم کے محاصرہ میں بھی شامل ہوئے۔

کاتب چلبی ۱۶۳۰ء میں خسرو پاشا کی معیت میں ہمدان اور بغداد کی عسکری مہم میں شریک ہوئے۔ اِس سفر کے دوران جن شہروں اور علاقوں میں گئے یا فوج نے جن شہروں، قلعوں اور علاقوں کو فتح کیا، اُن کی مکمل معلومات "جہان نما" اور "فذلكة" نامی کتابوں میں درج کیا ہے۔ بغداد کے محاصرہ میں فوج کے شعبۂ مالیات کی دیکھ بھال کی۔ سفر کے بعد استنبول واپس آئے اور قاضی زادہ رومی کے اسباق میں دوبارہ شریک ہو گئے۔ اِن دروس میں قاضی زادہ رومی سے تفسیر، "احیاء العلوم"، "شرحِ مواقف"، "دُرَر" اور "طریقتِ محمدیہ" پڑھی۔ ۱۶۳۵ء میں سفر حلب میں حج کا موقع ملا۔ جنگی یا عسکری مہمات کی عدمِ موجودگی کے وقت حلب میں کتب خانوں میں جاتے اور مایہ ناز کتاب "كشف الظنون عن أسامي الكتب و الفنون" کے لیے نوٹ تیار کرتے رہتے۔ اِس کے علاوہ مختلف کتب خرید کر مطالعہ کرتے اور اپنے علم میں اضافہ کرتے رہتے۔

۱۶۳۵ء میں سلطان مراد رابع کے ساتھ رواں کی عسکری مہم میں شریک ہوئے۔ دس سال تک مختلف جنگوں میں شریک رہنے کے بعد استنبول واپس لوٹے اور مختلف شعبوں کے علوم میں دلچسپی لینا شروع کر دی۔ آپ نے استنبول کے قیام میں مشہور اہلِ علم حضرات سے بہت سے علوم میں تخصص کیا۔ ۱۶۳۹ء میں اریچ مصطفی آفندی (Areç Mustafa Efendi) (وفات: ۱۶۳۵ء) سے تفسیرِ قاضی بیضاوی پڑھی اور ایک طویل عرصے تک اُن کی شاگردی میں رہے۔ اِس عرصۂ شاگردی میں اُن سے عضد الدین عبد الرحمن بن احمد الایجی (وفات: ۱۳۵۵ء) کی کتاب "الرسالةالوضعية" کی شرح پڑھی۔ اُس کے بعد دوبارہ اریچآفندی سے قاضی زادہ رومی کی کتب "شرح اَشکالالتاسیس"، "شرحِ چاغمنی" اور ابو محمد عبد اللہ بن محمد الانصاری الاندلسی (وفات: ۱۱۵۵ء) کی علمِ عروض سے متعلق "عروضِ اندلسی" بھی پڑھی۔ ۱۶۴۰ء میں آیا صوفیہ کے مدرّس عبد اللہ آفندی (وفات: ۱۶۵۴ء) سے عقلی

و نقلی علوم سے متعلق کتابیں پڑھیں۔ ۱۶۴۱ء میں مدرسۂ سلیمانیہ کے مدرّس محمد آفندی (وفات: ۱۶۴۴ء) سے عربی پڑھی۔ اِس کے علاوہ اِسی سال احمد حیدر سہرانی کے شاگرد ولی آفندی سے حدیث، اصولِ حدیث، منطق، علمِ معانی اور علمِ بیان کے اسباق بھی لیے۔ اِس طرح دس سال تک تحصیلِ علم میں مشغول رہے۔

کاتب چلبی جغرافیہ سے بھی دلچسپی رکھتے تھے۔ انہوں نے ۱۶۴۵ء میں گریت کا سفر کیا۔ اِس سفر میں نقشہ بنانے اور بحریہ سے متعلق کتابوں پر تحقیقات کیں، نقشہ بنانا سیکھا اور اُس میں مہارت پیدا کی۔ اِس سفر کے بعد سرکاری ملازمت کو خیر باد کہہ دیا اور تین سال تک کسی حکومتی ادارے میں کام نہیں کیا۔ اِس عرصے میں طلباء کو مختلف اسباق پڑھاتے رہے۔ مشقت کی وجہ سے بعض اوقات بیمار پڑ جاتے۔ اُن کی بیماری نے اُن کو شعبۂ طب کی طرف متوجہ کیا۔ اِس لیے دوائیتیار کرنے کے ارادے سے طب کی مختلف کتابیں بھی پڑھیں۔ زیادہ تر کتابیں اِنہی تین سالوں میں لکھیں۔ آپ نے ۲۴ ستمبر ۱۶۵۷ء کو استنبول میں وفات پائی۔

کاتب چلبی ایک عالم اور مفکر انسان تھے، بڑے محنتی، مہذب، صاحب وقار، کم بولتے اور زیادہ لکھتے تھے۔ عربی اور فارسی کے علاوہ لاطینی زبان بھی جانتے تھے۔ آپ خلافتِ عثمانیہ میں مغربی اور مشرقی علوم ملا کر اجزائے ترکیبی بنانے والے اولین ترک سائنسدانوں میں ہیں۔ آپ اُس زمانے کی سستروی اور ایجادات کی بند فضا میں عثمانی معاشرے کی ترقی کے لیے مینارۂ نور کی حیثیت رکھتے تھے۔ ذہنی قابلیت اور علمی معیار میں اعلی مقام رکھنے کی بدولت بعض حاسد لوگ اُن کے مخالف بھی ہو گئے تھے اور اِسی وجہ سے اُس دور میں کچھ زیادہ دادِ تحسین حاصل نہ کر پائے۔ لیکن آپ کی قابلیت کو مغربی سائنسدانوں نے تسلیم کیا۔ آپ نے بشمول تراجم بیس سے زائد کتب تصنیف کیں۔ اہم کتابیں جغرافیہ، کتابیات، سوانح، اخلاق، تصوف، شریعت، تفکرات، عمرانیات، طب، علم الانساب، علمِ فلکیات اور جہاز رانی سے متعلق ہیں۔ کاتب چلبی کی تصانیف کا تقریباً تمام زبانوں میں ترجمہ کیا گیا ہے۔

تصانیف:

۱) تحفة الكبار فی أسفار البحار: آپ نے گریت کے سفر میں سرزد ہونے والی غلطیوں کے ازالے اور حکومتی اہلکاروں کو بیدار کرنے کے لیے ۱۶۵۶ء میں یہ کتاب لکھی۔ اِس میں بحری کپتانوں کے جنگی واقعات اور اسفار، بندر گاہوں اور سمندروں کے احوال درج کیے۔

۲) جہان نما: جغرافیہ اور فلکیات کے موضوع پر یہ کتاب ۱۶۴۸ء میں شروع کی گئی۔ آپ نے اِس کتاب میں دنیا کے پانچ برّاعظموں کو چھ (یورپ، ایشیا، افریقہ، امریکہ، آسٹریلیا اور قطب کے علاقے) میں تقسیم کر کے متعارف کروایا اور اُن سب سے متعلق عمومی معلومات فراہم کیں۔ نیز اِس کتاب میں دنیا کے گول ہونے کے ثبوت اور دلائل پیش کیے۔ جاپان سے ارزوروم تک پائے جانے والی تمام فصلوں اور جانوروں کے بارے میں لکھا۔ اِس کے علاوہ عثمانی خلافت کی تین برِّاعظموں پر خلافت کی تفصیل اور مختلف شہروں اور قصبات کی معلومات کو درج کیا گیا۔ اِن خصوصیات کی وجہ سے یہ کتاب پہلی بااصول جغرافیائی کتاب ہے۔ آپ نے اِس کتاب کے لیے ۱۵۰ مشرقی اور ۱۰ مغربی مصنفین کی کتب سے استفادہ کیا۔

۳) تقويم التواريخ: یہ کتاب حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر ۱۶۴۸ء تک تمام تاریخی واقعات کا تاریخ وار جدول ہے۔

۴) دستور العمل لإصلاح الخلل: یہ نظامِ حکومت سے متعلق اصلاحات پر ہے۔ اِس میں ملکی بجٹ اور اخراجات کے درمیان توازن کی چھان بین کی گئی ہے۔

۵) ميزان الحقّفي اختيار الأحق: یہ کتاب آپ نے علومِ عقلیہ کے موضوع پر ۱۶۵۶ء میں لکھی۔ اِس میں اپنے دور کے دینی اور علمی اختلافات کو ایک الگ طرز سے تحریر کیا۔ آپ نے عثمانیوں کی علمی کوتاہیاں اور اُن کے اسباب کو ذکر کر کے موجودہ حالات پر تنقید کی ہے۔ یہ کتاب علومِ عقلیہ یعنی مثبت علوم کی ضرورت پر مقدمے، اکیس مسائل اور خاتمہ پر مشتمل ہے۔ خاتمہ میں ذاتی تعلیم و تعلّم اور تالیفاتی زندگی پر بھی روشنی ڈالی ہے۔

۶) لوامع النّورفي ظلمةأطلس مينور: جغرافیہ کے موضوع پر دوسری کتاب ہے۔ یہ کتاب GerarMercator اور JodocusHondius کی کتاب "Atlas Minor" کا ترجمہ ہے۔ جہان نما کے مقدمے کے لیے اِس کتاب کا ترجمہ محمد اخلاصی نے کیا۔

۷) كشف الظنون عن أسامي الكتب و الفنون (۲ جلد): کاتب چلبی کی تحریر کردہ سب سے اہم کتاب ہے۔ عربی زبان میں لکھی گئی یہ کتاب کتابیات اور علوم کا انسائیکلوپیڈیا ہے۔ اِس میں علم کی تقریباً ۳۰۰ شاخوں، موضوعات اور مقاصد سے متعلق معلومات دی گئی ہیں۔ اِس کے علاوہ مختلف مصنفین کی ۱۵۰۰۰ کے قریب کتابوں اور رسائل کے نام بھی تحریر کیے ہیں۔ کتاب میں دی گئی معلومات اکثر عربی ادب سے متعلق ہیں۔ اِس کے علاوہ فارسی اور ترکی زبان میں لکھی گئی کتابوں کے متعلق معلومات بھی ملتی ہیں۔

۸) الهام المقدس في الفيض الأقدس: یہ کتاب ہیئت کے موضوع سے متعلق ہے جس میں وقت کے شیخ الاسلام یحیی آفندی سے بطورِ استفتا مانگے گئے تین فقہی مسائل کے جواب کی تفصیل تشریح کی گئی ہے۔ وہ تین مسائل یہ ہیں:

ا۔ شمالی ممالک میں نمازوں اور روزے کے اوقات کا تعین

ب۔ سورج کے طلوع وغروب کے زاویوں کا ہر جگہ ایک یا مختلف ہونا

ج۔ زمین پر مکہ کے علاوہ کوئی اور جگہ قبلہ بننے کے لائق ہو سکتی ہے یا نہیں

۹) فذلكة: أحوال الأخيار في علم التاريخ والأخبار: تاریخِ عمومی کی خاصیت پر عربی زبان میں لکھی گئی یہ کتاب دو جلدوں میں ہے۔

۱۰) شرحِ محمدیہ (علی کشچو)

۱۱) سُلَّم الوصول الى طبقات الفحول: یہ کتاب ۱۶۴۳ء میں مکمل ہوئی۔ اِس میں ہزاروں مصنفین، علماء، شعراء اور ادباء کی مختصر سوانح عمری ہیں۔ اِس کے علاوہ اہلِ علم اور مختلف پیشوں کے نام، کنیت، نسبت، تخلص، تاریخِ پیدائش و وفات، جغرافیائی علاقوں اور جگہوں کے بارے میں قابلِ اعتماد معلومات جمع کی ہیں۔ آپ نے اِس کتاب کو لکھنے کے لیے ۱۰۰ سے زائد کتابوں سے استفادہ کیا۔

۱۲) تحفةالأخيارفي الحكم و الأمثال و الأشعار: اِس کتاب میں مشہور شعراء اور مصنفین کی کتابیں، لطائف و مزاح، واقعات، محاورات، تقاریر کی مثالیں حروفِ تہجی کی ترتیب کے اعتبار سے تحریر کی ہیں۔

۱۳) ترجمۂ تاریخِ فرنگی: مغرب کے عیسائی حکمرانوں پر JohanCarion کی "Chronik" نامی کتاب کا ترجمہ ہے۔

۱۴) رونق السلطنة (تاريخ قسطنطينيةوالقياصرة): استنبول کی تاریخ کے متعلق ۱۵۷۹ء تک پیش آنے والے واقعات پر مشتمل ہے۔

۱۵) رجم الرجيم بالسين والجيم: ۱۶۵۳ء میں لکھی گئی اِس کتاب میں مسائلِ غریبہ کی تفصیل کرنے والے شیخ الاسلام کے فتاویٰ کی تحقیق کی گئی ہے۔

۱۶) جامع المتون من جلّ الفنون: یہ کتاب چلپی کی مختلف موضوعات پر پڑھی اور پڑھائی جانے والی ۲۷ کتابوں کا خلاصہ اور شروحات پر مشتمل مجموعہ ہے۔

۱۷) قانون نامہ: ۱۶۵۴ء تا ۱۶۵۵ء کے دوران جمع کیا گیا قانونی رسالہ ہے۔

۱۸) نگارستان في اجمال التواریخ: اِس کتاب میں تاریخ اور طبقات سے متعلق لطائف کو جمع کیا گیا ہے۔

۱۹) إرشاد الحیرۃإلیٰ تاریخ الیونانِ والرّوم والنّصاریٰ: کاتب چلپی نے اسلامی تاریخی کتابوں میں یورپی ممالک کے متعلق پائی جانے والی کوتاہیوں کی اصلاح کی نیت سے یہ کتاب لکھی ہے۔

۲۰) الدُّررالمنتشرۃوالغُررالمنتشرۃ (تاریخ عثمانیہ): وفیات اور طبقات کی کتابوں میں موجود فائدہ مند موضوعات پر مشتمل مجموعہ ہے۔

۲۱) تمباکو سے متعلق رسالہ

۲۲) ذیلِ جہان نما

۲۳) منتخبِ بحریہ

۲۴) نبوت وامت سے متعلق رسالہ

۲۵) ترجمہ تراب المجالس

۲۶) فذلکۃالأقوال

۲۷) ترجمۂ انوارِ سھیلی (کلیلہ ودمنہ کا ترجمہ)

حوالہ جات وحواشی

(۱) A. Adnan Adıvar, *Osmanlı Türklerinde İlim,* İstanbul, ۲۰۰۰, s. ۱۳۷.

(۲) Hilmi Ziya Ülken, "Kâtip Çelebi ve Fikir Hayatımız", *Kâtip Çelebi: Hayatı ve Eserleri Hakkında İncelemeler,* Ankara ۱۹۹۱, s. ۱۷۷.

(۳) Kâtip Çelebi, *Süllemu'l-Vusûl ilâ Tabakâti'l-Fuhûl,* Şehit Ali Paşa Ktp.,nr. ۱۸۷۷, vr. ۲۷۱a.

(٤) Orhan Şaik Gökyay, "Kâtip Çelebi: Hayatı, Şahsiyeti, Eserleri" Ankara, ۱۹۹۱, s. ۳-۹۰;

(٥) Fikret Sarıcaoğlu, "Kâtib Çelebi'nin Otobiyografileri", *Tarih Dergisi,* sayı. ۳۷ (Prof. Dr. İsmet Miroğlu Hatıra Sayısı), İstanbul, ۲۰۰۲, s. ۲۹۷-۳۱۷

(٦) Bursalı Mehmet Tahir, *Osmanlı Müellifleri,* c. III, İstanbul, ۱۳٤٦ s. ۱۲٤-۱۳۱.

(۷) KâtipÇelebi, *Mîzânü'l-Hakk fî İhtiyâri'l-Ehakk: İslâm'da Tenkid ve Tartışma Usûlü,* neş. Süleyman Uludağ-Mustafa Kara, İstanbul, ۲۰۰۱, s. ۲۳۱-۲۳٥